﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّمَا الْأُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: أَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَأَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَأَمْرٌ اخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ إِلَى عَالِمِهِ.

رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١ / ٣٩٠

مسئلہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

مؤلف

متکلم اسلام

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

Ahnaf Media Services

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا

از افادات: متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مذہب اہل السنت والجماعت احناف:

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے -(الھدایہ ج1 ص 100 ،101)

مذہب غیر مقلدین:

نماز میں سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے-(نماز نبوی للالبانی ص77، بارہ مسائل از عبد الرحمن خلیق ص52)

اور ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے نماز نہیں ہو تی -(قول حق از مولوی محمد حنیف فرید کو ٹی ص21 بحوالہ مجموعہ رسائل ج1 ص325)

فائدہ:

اہل السنت و الجماعت احناف کے ہاں ہاتھ باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر، انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں ہاتھ کے گٹے کو پکڑتے ہوئے تین انگلیاں کلائی پر بچھا کر ناف کے نیچے رکھتے ہیں۔ کتاب الآثار میں ہے:

قال محمد: و یضع بطن کفہ الایمن علی رسغہ الایسر تحت السرۃ فیکون الرسغ فی وسط الکف•[کتاب الآثار بروایۃ محمد: جزء اول ص321 رقم 120]

وقال العینی: واستحسن کثیر من مشایخنا..... بأن یضع باطن کفہ الیمنی علی کفہ الیسری ویحلق بالخنصر والإبہام علی الرسغ•

[عمدۃ القاری: ج4 ص389 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاۃ]

یہ موقف ان دلائل سے ثابت ہے:

1:عن سھل بن سعد رضی اللہ عنہ قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنی علی ذراعہ الیسری فی الصلوۃ•

(صحیح البخاری ج 1ص 102باب وضع الیمنی علی الیسریٰ)

2: عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال: لانظرن الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی؟ قال فنظرت الیہ قام فکبر ورفع یدیہ حتی حاذتا اذنیہ ثم وضع یدہ الیمنی علی ظھر کفہ الیسری والرسغ والساعد •

(صحیح ابن حبان:ص577رقم الحدیث1860،سنن النسائی:ج1ص141،سنن ابی داؤد ج 1ص105 باب تفریع استفتاح الصلوٰۃ)

3:عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا معشر الانبیائ امرناان نؤخرسحورنا ونعجل فطرناوان نمسک بایماننا علی شمائلنا فی صلوتنا• (صحیح ابن حبان ص 555.554ذکر الاخبار عما یستحب للمرء، رقم الحدیث 1770)

4: عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوۃ تحت السرۃ•

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص322،321، وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3959)

دلائل اہل السنت و الجماعت

قرآن مع التفسیر:

روی الامام الحافظ ابو بکر الاثرم قال حدثنا ابو الولید الطیالسی قال حدثنا حماد بن سلمۃ عن عاصم الجحدری عن عقبۃ بن صبھان سمع علیا یقول فی قول اللہ عزوجل وُفصل لربك وانحرُ قال: وضع الیمنی علی الیسری تحت السرۃ•

Scanned with CamScanner

(سنن الاثرم بحوالہ التمہید لابن عبد البر. ج8 ص164 تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق)

توثیق روات:

1:امام ابو بکر الاثرم احمد بن محمد بن ہانی (م273ھ): ثقۃ، حافظ، لہ تصانیف.(تقریب التہذیب ص122رقم الترجمہ 103)

2:امام ابو الولید ہشام بن عبد الملک الباہلی الطیالسی (م227 ھ): آپ صحاح ستہ کے راوی ہیں۔" ثقۃ، ثبت"

(تقریب التہذیب ص603،رقم الترجمہ 7301)

3:حماد بن سلمہ (م167ھ): آپ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کے راوی ہیں۔"شیخ الاسلام الحافظ صاحب السنۃ"

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص151،رقم الترجمہ 197)

4:امام عاصم الجحدری (م129ھ): ثقۃ. (الجرح والتعدیل للرازی ج6ص؛456،رقم الترجمہ 11176)

5:امام عقبہ بن صبہان (م75ھ اور82ھ): آپ صحیح بخاری اورصحیح مسلم کے راوی ہیں ۔" ثقۃ".(تقریب التہذیب ص425 رقم 4640)

6: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ: صحابی رسول وداماد رسول ہیں ۔

7:امام ابن عبد البرالمالکی (م463ھ) آپ مشہور مالکی امام ہیں۔" شیخ الاسلام حافظ المغرب" (تذکرۃ الحفاظ ج3ص217)

تو یہ روایت "ثقۃ عن ثقۃ" سے مروی ہے۔ لہذا اصول کی رو سے یہ حدیث بالکل صحیح ہے ۔

اعتراض:

امام ابن عبد البر کی ولادت تقریباً سن 370 ہجری میں ہے اور امام ابو بکر الاثرم کی وفات سن 273 ہجری میں ہے، دونوں کے درمیان تقریباً 100 سال کا فاصلہ ہے تو یہ روایت منقطع ہوئی، لہذا حجت نہیں ؟

جواب:

اولاً..... امام ابن عبد البر نے یہ روایت امام ابو بکر الاثرم کی کتاب سے نقل کی ہے اس کے لئے اتصال ضروری نہیں جس طرح آج کوئی شخص صحیح البخاری سے دیکھ کر روایت ذکر کرے ۔

ثانیاً..... امام ابن عبد البر نے اپنی کتاب "التمہید" میں کئی مقامات پر امام ابو بکر الاثرم تک سند کو ذکر فرمایا ہے۔ مثلا ایک مقام پر آپ فرماتے ہیں:

اخبر نی عبد اللہ ابن محمد یحیی قال حدثنا عبد الحمید ابن احمد البغدادی قال حدثنا الخضر بن داؤدقال حدثنا ابو بکر الاثرم الخ

(التمہید لابن عبد البر: ج1ص78 تحت باب الف فی اسماء شیوخ مالک الذین روی عنہم حدیث النبی علیہ السلام – ابراہیم بن عقبۃ)

تو امام ابن عبد البر سے لے کر امام ابو بکر الاثرم تک سند کا اتصال بھی موجود ہے۔ لہذا یہ روایت بالکل صحیح ہے ۔

احادیث مرفوعہ:

حدیث نمبر 1:

حدثنا وكيع ، عن موسى بن عمير ، عن علقمة بن وائل بن حجر ، عن أبيه ، قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وضع يمينه على شماله في الصلاة تحت السرة.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج3 ص321، 322، وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3959)

اعتراض:

Scanned with CamScanner

~~اس روایت میں تحت السرہ کا لفظ مدرج ہے، احناف نے خود یہ لفظ بڑھایا ہے ابن ابی شیبہ~~
کے کئی نسخوں میں یہ لفظ نہیں ۔

جواب:

تحت السرہ کا لفظ کئی نسخوں میں موجود ہے ۔

1:نسخہ امام قاسم بن قطلوبغا الحنفی (درہم الصرہ ص82)
2:نسخہ شیخ محمد اکرم نصر پوری(درہم الصرہ ص82)
3:نسخہ شیخ عبدالقادر مفتی مکہ مکرمہ (درہم الصرہ ص82)
4:نسخہ شیخ عابد سندھی: اس کا عکس مصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3میں موجود ہے۔
5:نسخہ قبہ محمودیہ (در الغرۃ ص24 بحوالہ تجلیات ج4ص4)
6:امام محمد ہاشم سندھی فرماتے ہیں:

منہا لفظۃ "تحت السرۃ" وقد وجدت ہی فی ثلاث نسخ من مصنف ابی بکر بن ابی شیبۃ(ترصیع الدرۃ ص4ومصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ)

ترجمہ: ان میں ایک لفظ "تحت السرۃ" ہے، میں نے خود یہ لفظ مصنف ابن ابی شیبہ کے تین نسخوں میں پایا ہے۔

7:شیخ محمد عوامہ کی زیر نگرانی مدینہ منورہ سے 26جلدوں میں طبع ہونے والی مصنف ابن ابی شیبہ میں "تحت السرۃ" کے الفاظ موجود ہیں۔

(دیکھیے مصنف ابن ابی شیبۃ:ج3ص320 تا 322)

8: نسخہ شیخ محمد مرتضیٰ الزبیدی: اس کا عکس ملاحظہ ہومصنف ابن ابی شیبہ بتحقیق عوامہ ج3
9: نسخہ مطبوعہ مکتبہ امدادیہ فیصل آباد: (ج1ص427رقم6باب وضع الیمین علی الشمال)

لہذا "تحت السرۃ" کا لفظ مدرج نہیں بلکہ ابن ابی شیبہ کے اکثر نسخوں میں ثابت ہے ۔

حدیث نمبر 2:

عن علی رضی اللہ عنہ: قال ثلاث من اخلاق الانبیاء۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہم۔ تعجیل الافطار و تاخیر السحور ووضع الکف علی الکف تحت السرۃ• (مسند زید بن علی ص: ص219 باب الافطار. رقم الحدیث300)

فائدہ: یہ سند اہل بیت کی سند ہے ۔

حدیث نمبر 3:

حدثنا أبو معاوية ، عن عبد الرحمن بن إسحاق ، عن زياد بن زيد السوائي ، عن أبي جحيفة ، عن علي ، قال: من سنة الصلاة وضع الأيدي على الأيدي تحت السرر.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج 3ص324 ،وضع الیمین علی الشمال، رقم الحدیث 3966)

فائدہ: صحابی جب "سنت" کا لفظ مطلق بولے تو مراد حضور صلی اللہ علیہ و سلم کی سنت ہوتی ہے ۔ تصریحات ملاحظہ ہوں:

1: قال ابن الصلاح: وهكذا قول الصحابي : (من السنة كذا) فالأصح أنه مسند مرفوع لأن الظاهر أنه لا يريد به إلا سنة رسول الله صلى الله عليه و سلم• (مقدمۃابن الصلاح: ص28)

2: قال الشافعی رضی اللہ عنہ: واصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولون بالسنۃ والحق الا لسنۃ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم• (کتاب الام ج1 ص479)

3: وقال العینی: قول علي (ان من السنة) هذا اللفظ يدخل في المرفوع عندهم وقال أبو عمر في التفصي واعلم أن الصحابي إذا أطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبي صلى الله عليه و سلم• (عمدۃ القاری ج4 ص389)

4: قال جمال الدین ا لزیلعی: واعلم أن لفظة السنة يدخل في المرفوع عندهم (نصب الرایۃ: ج1 ص393 باب وضع الیمنیٰ علی الیسریٰ فی الصلاۃ)

Scanned with CamScanner

5: مبشر احمد ربانی غیر مقلد لکھتے ہیں: اور یہ بات اصول حدیث میں واضح ہے کہ جب صحابی کسی امر کے بارے میں کہے کہ یہ سنت ہے تو اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہی ہوتی ہے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج2 ص142)

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن اسحاق الکوفی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

جواب نمبر1:

محدثین کا اصول ہے کہ اگر کسی حدیث سے مجتہد استدلال کرلے وہ حدیث صحیح شمار ہوتی ہے:

1:علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

المجتہد اذا استدل بحدیث کان تصحیحا لہ• (التحریر لابن الہمام بحوالہ رد المحتار: ج7 ص83)

2: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وقد احتج بھذا الحدیث احمد وابن المنذر وفی جزمہما بذالک دلیل علی صحتہ عندہما.
(التلخیص الحبیر لابن حجر،ج 2،ص143 تحت رقم الحدیث 807)

3: محدث و فقیہ علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فی جزم کل مجتہد بحدیث دلیل علی صحتہ عندہ. (قواعد فی علوم الحدیث ،ص58)

اس اصول کے تحت درج ذیل ائمہ نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جو دلیل ہے کہ یہ روایت صحیح ہے۔

1:امام اسحاق بن راہویہ م238ھ (الاوسط لابن المنذر ج3ص94)
2:امام احمد بن حنبل م241ھ (مسائل احمد بروایۃ ابی داود ص31)
3:امام ابوجعفر الطحاوی م321ھ (احکام القرآن للطحاوی ج1ص187)
4:امام ابوبکر الجصاص الرازی م370ھ (احکام القرآن ج3ص476)
5:امام ابوالحسین القدوری م428ھ (التجرید للقدوری ج1ص479 باب وضع الیدین فی الصلاۃ)
6:امام ابوبکر السرخسی م490ھ (المبسوط للسرخسی ج1ص24)
7:امام ابوبکر الکاسانی م578ھ (بدائع الصنائع ج1ص469)
8:امام المرغینانی م593ھ (الہدایہ ج1ص86)
9:علامہ ضیاء الدین المقدسی م643ھ (الاحادیث المختارہ ج3ص387،386)
10:امام ابومحمد المنبجی م686ھ (اللباب فی الجمع بین السنۃ و الکتاب: ج1 ص247)
11:علامہ ابن القیم م751ھ (بدائع الفوائد: ج3 ص73)

جواب نمبر2:

زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں: روایت کی تصحیح وتحسین اس کے ہر ہر راوی کی توثیق ہوتی ہے۔(مقدمہ جزء رفع یدین:ص14 مترجم)

ہم ان محدثین و غیرہ کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ان احادیث کو ''صحیح'' یا'' حسن'' کہا ہے جن میں راوی مذکورعبدالرحمن بن اسحاق ہے،تو مذکورہ قاعدہ کی رو سے یہ اس راوی کی توثیق ہو گی۔

1: امام ترمذی:حسن(جامع الترمذی رقم3563)

2: امام حاکم: صحیح الاسناد(مستدرک حاکم رقم1973کتاب الدعاء والتکبیر)

3: امام ذہبی: صحیح الاسناد(مستدرک حاکم رقم1973کتاب الدعاء والتکبیر)

4: امام ضیاء الدین مقدسی: اخرج عنہ(الاحادیث المختارہ ج3ص387،386)

تنبیہ: علی زئی صاحب کے نزدیک ضیاء مقدسی کا کسی حدیث کی تخریج کرنا اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔(تعداد رکعت قیام رمضان ص23)

5:ناصرالدین البانی غیرمقلد: حسن(جامع الترمذی رقم3563، باحکام الالبانی)

Scanned with CamScanner

6. خود زبیر علی زئی نے عبد الرحمٰن بن اسحاق کی ایک روایت کو ''حسن'' کہا ہے۔ (جامع الترمذی: تحت رقم3563، باحکام علی زئی)

جواب نمبر3:

غیر مقلدین حضرات امام عبدالرحمٰن بن اسحاق پر جرح تو نقل کرتے ہیں لیکن جن محدثین نے ان کی تعدیل وتوثیق کی ہے ان کا ذکر نہیں کرتے، لیجیے ان کی تعدیل و توثیق پیش خدمت ہے:

1:امام احمد بن حنبل:صالح الحدیث• (مسائل احمد بروایۃ ابی داؤد ص31)

یاد رہے کہ ''صالح الحدیث'' الفاظِ تعدیل میں شمارکیا گیا ہے(قواعد فی علوم الحدیث ص249)

2:امام عجلی: ذکرہ فی الثقات•(معرفۃ الثقات ج2ص72)

3:امام ترمذی:اس کی حدیث کو ''حسن'' کہا۔(ترمذی رقم3563)

4:امام مقدسی:اس کی حدیث کو صحیح قرار دیا۔(الاحادیث المختارہ ج3ص387،386)

5:امام بزار:صالح الحدیث(مسند بزار تحت حدیث رقم696)

6:محدث عثمانی:اس کی حدیث ''حسن'' درجہ کی ہے۔(اعلاء السنن ج2ص193)

یاد رہے کہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے کہ جس راوی پر جرح بھی ہو اور محدثین نے اس کی تعدیل وتوثیق بھی کی ہو تو اس کی حدیث ''حسن''درجہ کی ہوتی ہے۔(قواعد فی علوم الحدیث: ص75)

تو اصولی طور پر یہ راوی حسن الحدیث درجے کا ہے، ضعیف نہیں۔ لہذا یہ روایت صحیح و حجت ہے اور اعتراض باطل ہے۔

حدیث نمبر4:

عن انس رضی اللہ عنہ قال ثلاث من اخلاق النبوۃ تعجیل الافطار و تاخیر السحور ووضع الیدالیمنی علی الیسری فی الصلوۃ تحت السرۃ• (الجوہر النقی علی البیہقی ج2 ص32)

شبہ:

غیر مقلدین کہتے ہیں کہ اس روایت کے ایک راوی سعید بن زَرْبی پر جرح ہے۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب:

اولاً..... سعید بن زَرْبی پر اگرچہ کلام کیا گیا ہے لیکن شاہد اور مؤیدات کی بناء پر یہ روایت صحیح شمار ہوگی۔

شاہد: عن علی رضی اللہ عنہ: قال ثلاث من اخلاق الانبیاء۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہم۔ تعجیل الافطار و تاخیر السحور ووضع الکف علی الکف تحت السرۃ• (مسند زید بن علی ص204 ،205،باب الافطار)

ثانیاً..... اس روایت کی معنوی تائید حدیثِ علی رضی اللہ عنہ اور حدیثِ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے۔

(دیکھیے:مصنف ابن ابی شیبۃ،باب وضع الیمین علی الشمال،رقم الحدیث 3966،رقم الحدیث 3959)

ثالثاً..... جامع الترمذی کی ایک روایت کو ناصر الدین البانی صاحب غیر مقلد نے ''صحیح'' قرار دیا ہے اور اس میں یہی سعید بن زربی موجود ہے۔

(دیکھیے جامع الترمذی باحکام الالبانی: رقم3544، باب خلق اللہ ماتہ رحمۃ، مکتبہ شاملہ)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت مؤیدات اور شاہد کی بناء پر صحیح ہے۔ وللہ الحمد

احادیث موقوفہ:

1: حدثنا محمد بن محبوب حدثنا حفص بن غیاث عن عبد الرحمن بن إسحاق عن زیاد بن زید عن أبی جحیفة أن علیا رضی اللہ عنہ قال السنة وضع الکف علی الکف فی الصلاة تحت السرة•

(سنن ابی داؤد: ج1 ص117 باب وضع الیمنی علی الیسریٰ فی الصلوۃ)

2: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ المکتوبۃ وضع الایدی علی الایدی تحت السرۃ•

Scanned with CamScanner

~~(الاحادیث المختارہ ج2 ص387رقم ا لحدیث 772)~~

3: عن ابی جحیفۃ عن علی قال ان من السنۃ فی الصلوۃ وضع الاکف علی الاکف تحت السرۃ۔
(الاحادیث المختارہ ج2 ص386،387رقم ا لحدیث 771)

4: حدثنا مسدد حدثنا عبد الواحد بن زیاد عن عبد الرحمن بن إسحاق الکوفی عن سِمَاک بن أبی الحکم عن أبی وائل قال قال أبو هریرة أخذ الأکف علی الأکف فی الصلاة تحت السرة.
(سنن ابی داود ج1 ص117،التمہید لابن عبد البر: ج8ص164)

احادیث مقطوعہ:

1: امام ابرا ہیم نخعی کے متعلق آتا ہے کہ:

انہ کان یضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری تحت السرۃ۔
(کتا ب الآثار بروایۃ الامام محمد: جزء1 ص323 رقم الحدیث 121، مصنف ابن ابی شیبہ ج3ص322 رقم 3960)

2: امام ابو مجلز:

حدثنا یزید بن هارون ، قال: أخبرنا الحجاج بن حسان ، قال: سمعت أبا مجلز ، أو سألته ، قال: قلت: کَیْفَ اصنع ؟ قال: یضع باطن کف یمینہ علی ظاهر کف شماله ، ویجعلها أسفل من السرة. (مصنف ابن ابی شیبہ ج3ص323 رقم الحدیث3963)

ائمہ مجتہدین:

1: امام اعظم فی الفقہاء امام ابو حنیفہ تا بعی رحمہ اللہ (کتا ب الآثار بروایت امام محمد ص24)

2: امام سفیان ثوری: ثم یضع یدہ الیمنی علی رسغ الید الیسری تحت السرۃ۔ (فقہ سفیان ثوری ص561)

3: امام ابو یوسف القاضی (احکام القرآن للطحا وی ج1ص185)

4: امام محمد بن حسن الشیبا نی فر ما تے ہیں:

ینبغی للمصلی اذا قام فی صلواتہ ان یضع باطن کفہ الیمنی علی رسغ الیسری تحت السرۃ۔ (موطا امام محمد ص160)

5: امام اسحا ق بن راہویہ (شرح مسلم للامام النووی ج1ص173)

6: امام احمد بن حنبل: وان کا نت تحت السرۃ فلا با س بہ۔ (التمہید ج8ص162تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق)

غیر مقلدین کا ایک عمومی شبہ:

احناف ناف کے نیچے ہاتھ باندھنےکو سنت کہتے ہیں لیکن ان کی عورتیں خلاف سنت نماز پڑھتی ہیں کیونکہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں۔

جواب:

عورت کے بارے میں فقہاء کا اجماع ہے کہ وہ قیام کے وقت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی اور اجماع مستقل دلیل شرعی ہے۔

1: امام ابو القاسم ابراہیم بن محمد القاری الحنفی السمر قندی (م بعد907) لکھتے ہیں:

و المراۃ تضع [یدیها] علی صدرها بالاتفاق. (مستخلص الحقائق شرح کنز الدقائق: ص153)

2: سلطان المحدثین ملا علی قاری رحمہ اللہ (م1014ھ) فرماتے ہیں:

و المراۃ تضع [یدیها] علی صدرها اتفاقا لان مبنی حالها علی الستر۔ (فتح باب العنایۃ: ج1 ص243 سنن الصلوۃ)

3: علامہ عبد الحئی لکھنوی رحمہ اللہ (م1304ھ) لکھتے ہیں:

واما فی حق النسائ فاتفقوا علی ان السنۃ لهن وضع الیدین علی الصدر لانهاما استر لها۔ (السعایۃ ج2ص156)

Scanned with CamScanner

غیر مقلدین کے دلائل کا علمی جائزہ

[۱]: عن ابی الحریش الکلابی حدثنا شریان حدثنا حماد بن سلمة حدثنا عاصم الجحدری عن أبریه عن عقبة بن صهبان کذا قال إن علیا رضی الله عنه قال فی هذه الآیة (فصل لربك وانحر) قال: وضع یده الیمنی علی وسط یده الیسری، ثم وضعهما علی صدره.

(السنن الکبریٰ للبیهقی ج2ص30)

جواب:

اس روایت کی سند میں ایک راوی ابو الحریش الکلابی ہے جو کہ مجہول ہے اسی وجہ سے زبیر علی زئی نے لکھا ہے:

"ابو الحریش کا ثقہ و صدوق ہونا ثابت نہیں ہماری تحقیق میں یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔" (الحدیث شمارہ نمبر7ص33)

[۲]: أخبرنا أبو زکریا بن أبی إسحاق أخبرنا الحسن بن یعقوب بن البخاری أخبرنا یحیی بن أبی طالب أخبرنا زید بن الحباب حدثنا روح بن المسیب قال حدثنی عمرو بن مالك النکری عن أبی الجوزاء عن ابن عباس رضی الله عنهما فی قول الله عز وجل (فصل لربك وانحر) قال: وضع الیمین علی الشمال فی الصلاة عند النحر• (السنن الکبریٰ للبیهقی: ج2ص31)

جواب:

اس روایت کی سند میں کئی راوی ایسے ہیں جو سخت ضعیف و مجروح ہیں:

1: یحیی بن ابی طالب

ان کے متعلق ائمہ کے اقوال درج ذیل ہیں:

1: قال موسی بن هارون: اشهد انه یکذب• (تاریخ بغداد ج12 ص203رقم الترجمہ 7513)

2: قال الآجری: خط ابو داود سلیمان بن الاشعث علی حدیث یحیی بن ابی طالب•

(تاریخ بغداد ج12ص203،لسان المیزان ج6ص263)

2: روح بن المسیب

ان کے متعلق ائمہ کی آراء یہ ہیں:

1: قال ابن حبان: یروی عن الثقات الموضوعات ویقلب الاسانید ویرفع الموضوعات لاتحل الروایة عنه•

(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج1ص289 رقم الترجمہ 1251)

2: قال ابن عدی: احادیث غیر محفوظ• (الکامل فی الضعفاءج3ص58رقم الحدیث 664)

3: عمرو بن مالک النکری

اس کے متعلق ائمہ کی یہ آراء ہیں:

1: قال ابن عدی: منکر الحدیث عن الثقات ویسرق الحدیث ضعفه ابو یعلی الموصلی•

(کتاب الضعفاء والمتروکین ابن جوزی ج2ص231رقم الترجمہ 2575)

2: قال الحافظ ابن حجر: عمرو بن مالک یخطی ویغرب• (تہذیب التہذیب ج5ص86 ،رقم الترجمہ 6014)

3: ذکره الذهبی فی الضعفاء• (المغنی فی الضعفاء ج2ص151)

4: قال ابن عدی: ولعمرو غیره ذکرت احادیث مناکیر بعضها سرقها من قوم ثقات•(الکامل لابن عدی ج6ص258-259)

لہذا یہ روایت سخت ضعیف ہے جو کہ صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

[۳]: أخبرنا أبو طاهر نا أبو بکر نا أبو موسی نا مؤمل نا سفیان عن عاصم بن کلیب عن أبریه عن وائل بن

Scanned with CamScanner

حجر قال: صلیت مع رسول الله صلی الله علیه و سلم ووضع یده الیمنی علی یده الیسری علی صدره.
(صحیح ابن خزیمة: ج1ص272،رقم الحدیث 479 باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاة)

جواب نمبر 1:

اس کی سند میں ایک راوی "مؤمل بن اسماعیل" ہے جن پر بہت سارے ائمہ جرح و تعدیل نے کلام کیا ہے۔ ائمہ کی آراء ملاحظہ ہوں:

1: امام بخاری: منکر الحدیث۔
(المغنی فی الضعفاء للذهبی: ج2ص446 ،میزان الاعتدال للذهبی: ج4ص417،تهذیب التهذیب لابن حجر: ج6ص489)

2: امام ابو زرعہ الرازی: فی حدیثہ خطاء کثیر۔ (میزان الاعتدال: ج4 ص417 رقم 8445)

3: امام ابن حبان: ربماأخطاء۔ (تهذیب التهذیب: ج6ص489 رقم 2877)

4: امام ابن سعد: کثیر الغلط۔ (الطبقات الکبریٰ: ج5 ص501)

5: امام عبد الباقی بن قانع البغدادی: یخطیء۔ (تهذیب التهذیب: ج6 ص 490 رقم 8277)

6: امام ذهبی: ذکرہ فی الضعفاء۔ (المغنی فی الضعفاء ج2ص446)

7: امام ابو حاتم الرازی: صدوق کثیر الخطاء۔ (الجرح و التعدیل: ج8 ص427 رقم 15016)

8: امام زکریا بن یحییٰ الساجی: کثیر الخطاء لہ اوہام یطول ذکرہا۔ (تهذیب التهذیب: ج6 ص 490 رقم 8277)

9: امام محمد بن نصر المروزی: فإن هذا حدیث لم یروه عن حماد بن زید غیر المؤمل وإذا انفرد بحدیث وجب أن توقف ویتثبت فیه لأنه کان سیئ الحفظ کثیر الغلط۔ (تعظیم قدر الصلاة للمروزی: ص574)

10: یعقوب بن سفیان الفارسی: أن حدیثه لا یشبه حدیث أصحابه، حتی ربما قال: کان لا یسعه أن یحدث وقد یجب علی أهل العلم أن یقفوا عن حدیثه، ویتخففوا من الروایة عنه، فإنه منکر یروي المناکیر عن ثقات شیوخنا، وهذا أشد۔
(کتاب المعرفة و التاریخ: ج3 ص492)

11: امام دار قطنی: کثیر الخطاء۔ (سوالات الحاکم للدارقطنی: 492)

12: امام احمد بن حنبل: مؤمل کان یخطئی (سوالات المروزی: 53)

13: حافظ ابن حجر العسقلانی: صدوق سیئ الحفظ۔ (تقریب التهذیب:7029 رقم 584)

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: مؤمل بن إسماعیل في حدیثه عن الثوري ضعف۔ (فتح الباری: ج9 ص297)

کثیر الخطأ۔ (ج13 ص42)

اور یہ روایت بھی مؤمل عن الثوری کے طریق سے مروی ہے۔

14: علامہ ابن الترکمانی: دفن کتبہ فکان یحدث من حفظہ فکثر خطاءہ۔ (الجوہر النقی: ج2 ص30)

15: علامہ نور الدین الہیثمی: آپ نے مجمع الزوائد میں مختلف مقام پر مؤمل پر کلام کیا ہے، چند یہ ہیں:

ضعفه البخاري۔ (تحت ح6532 باب کراہیة شراء الصدقة لمن تصدق بها)

ضعفه البخاري و غیره۔ (تحت ح7385 باب نکاح المتعة)

ضعفه الجمهور۔ (تحت ح8068 باب فی حمر الاهلیة)

ضعفه جماعة۔(تحت ح8563باب ما جاء فی الصباغ)

Scanned with CamScanner

ضعفه البخاري و غيرہ• (تحت ح8917 باب الخلفاء الاربعة)

علامہ الہیثمی کے اس مجموعی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک مؤمل بن اسماعیل "ضعیف عند الجمہور" ہے۔

حتی کہ خود غیر مقلدین نے بھی اس پر کلام کیا یا دیگر حضرات کا کلام نقل کیا۔ چنانچہ ناصر الدین البانی صاحب نے اس پر جرح کی اور کہا:

ضعيف لسوء حفظه وكثرة خطإه• (سلسلة الاحاديث الضعيفة: ج2 ص293)

اور اس سند کے بارے میں کہا: اسناده ضعيف لان مؤملا وهو ابن اسماعيل سيئ الحفظ.

(حاشیہ ابن خزیمہ ج1ص272 باب فی الخشوع فی الصلاۃ)

نیز محمد عبد الرحمٰن مبارکپوری غیر مقلد نے امام بخاری اور حافظ ابن حجر کا کلام نقل کر کے اس کا مؤمل کا ضعیف ہونا ثابت کیا۔

(دیکھیے تحفۃ الاحوذی: ج6 ص67)

عبد الرؤف بن عبد الحنان سندھو غیر مقلد نے لکھا:

"یہ سند ضعیف ہے کیونکہ مؤمل بن اسماعیل سئی الحفظ ہے جیسا کہ ابن حجر نے تقریب (۲/ ۹۰) میں کہا ہے۔ ابو زرعہ نے کہا ہے کہ یہ بہت غلطیاں کرتا ہے۔ امام بخاری نے اسے منکر الحدیث کہا ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ یہ حافظ عالم ہے مگر غلطیاں کرتا ہے۔ میزان (۴/ ۲۲۸)"

(القول المقبول فی شرح و تعلیق صلاۃ الرسول از عبد الرؤف بن عبد الحنان غیر مقلد: ص340)

جواب نمبر 2:

اس روایت کے راوی امام سفیان ثوری ہیں جو خود ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں ۔ (فقہ سفیان الثوری ص561)

اور جب راوی کا اپنا عمل اپنی روایت کے خلاف ہو تو وہ روایت قابل عمل نہیں ہوتی کیونکہ اصول حدیث کا قاعدہ ہے:

عمل الراوی بخلاف روايته بعد الرواية مما هو خلاف بيقين يسقط العمل به عندنا• (المنار مع شرحہ ص190)

لہذا یہ روایت ساقط العمل ہے۔

[۴]: حدثنا يحيى بن سعيد عن سفيان حدثني سماك عن قبيصة بن هلب عن أبيه قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ينصرف عن يمينه وعن يساره ورأيته قال يضع هذه على صدره• (مسند احمد ج16ص152 رقم 21864)

جواب نمبر 1:

اولا..... اس میں ایک راوی سماک بن حرب ہے جس پر بہت سارے ائمہ نے کلام کیا ہے ۔

1: امام شعبہ بن الحجاج: كان شعبة يضعفه• (تاريخ بغداد: ج7 ص272 رقم الترجمة 4791)

2: امام احمد بن حنبل: سماک مضطرب الحديث• (الجرح و التعديل: ج4 ص279)

3: امام صالح جَزرہ: يضعف• (ميزان الاعتدال ج2ص216)

4: محمد بن عبد اللہ بن عمار الموصلی:يقولون انه كان يغلط ويختلفون فی حديثه• (تاريخ بغداد: ج7 ص272 رقم 4791)

5: امام عبد اللہ بن المبا رک: سماک ضعيف فی الحديث• (تہذيب الكمال: ج8 ص131، تہذيب ج3ص67)

6: امام عبد الرحمٰن بن يوسف بن خراش :فی حديثه لين• (تاريخ بغداد: ج7 ص272 رقم 4791)

7: امام ا بن حبان: يخطئ كثيرا• (تہذيب ج3ص67-68، كتاب الثقات: ج4 ص339)

Scanned with CamScanner

8: امام سفیان الثوری: کان الثوری یضعفہ بعض الضعف• (تاریخ الثقات: رقم 621، تاریخ بغداد: ج9 ص216)

9: امام بزار: وکان قد تغیر قبل موتہ• (تہذیب ج3ص68)

10: امام عقیلی: ذکرہ فی الضعفاء• (الضعفاء الکبیر للبیہقی ج2ص178)

11: امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء• (المغنی للذہبی ج1ص448)

12: امام ابن الجوزی: ذکرہ فی الضعفاء• (الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج2ص26)

13: امام نسائی: وسماك لیس بالقوي وکان یقبل التلقین• (سنن النسائی: تحت ح5693 باب ذکر الأخبار التي اعتل بها من أباح شراب السکر)

ایک مقام پر فرمایا: اذا انفرد باصل لم یکن بحجۃ لانہ کان یلقن فیتلقن•
(میزان الاعتدال ج2ص216، تحفۃ الاشراف للمزی: ج5 ص137، 138)

14: امام ابو القاسم الکعبی م 319ھ نے سماک کو" باب فیہ ذکر من رموہ بانہ من اہل البدع واصحاب الاھواء "کے تحت ذکرکیا ہے۔
(دیکھئے قبول الاخبار ومعرفۃ الرجال ج2ص381-390)

ان تصریحات سے ثابت ہوا کہ سماک بن حرب جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

ثانیاً..... علی زئی غیر مقلد نے ایک مقام پر لکھا:

"جو راوی کثیر الخطاء، کثیر الاوھام، کثیر الغلط اور سئی الحفظ ہو اس کی منفرد حدیث ضعیف ہوتی ہے۔" (نور العینین: ص63)

اور سماک بن حرب بھی ضعیف، مضطرب الحدیث، خطا کار، لیس بالقوی (کما تقدم) ہونے کے ساتھ ساتھ بقول امام نسائی جب کسی روایت میں منفرد ہو تو حجت نہیں۔ (میزان الاعتدال ج2ص216، تحفۃ الاشراف للمزی: ج5 ص137، 138)

اور اس روایت میں یہ منفرد ہے۔ لہذا یہ روایت ضعیف ہے اور تحت السرہ والی صحیح روایات کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

جواب نمبر2:

حدیث ھلب طائی درج ذیل کتب میں کئی طرق سے موجود ہے:

1: مصنف ابن ابی شیبہ (ج3 ص317 باب وضع الیمین علی الشمال. رقم الحدیث3955)
2: مسند احمد بن حنبل (ج16 رقم الحدیث21865، 21866، 21868، 21871، 21872، 21873)
3: مسند احمد بن منیع (بحوالہ اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ج2 ص402 رقم الحدیث1803)
4: سنن الترمذی (ج1 ص59 باب ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)
5: مختصر الاحکام للطوسی (ص107 باب ما جاء فی وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)
6: سنن ابن ماجہ (ج1 ص58 باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)
7: سنن الدار قطنی (ج1 ص288 باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلاۃ)
8: السنن الکبریٰ للبیہقی (ج2 ص29 باب وضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ)
9: التمہید لابن عبد البر (ج8 ص160تحت العنوان: عبد الکریم بن ابی المخارق)
10: الاستذکار لابن عبد البر (ج2 ص290)
11: شرح السنۃ للبغوی (ج2 ص193 رقم الحدیث571)
12: التحقیق لابن الجوزی (ج1 ص338 رقم الحدیث435)

لیکن ان میں کسی بھی طریق میں "علی صدرہ" کے الفاظ نہیں ہیں۔ ثابت ہوا کہ مسند احمد کی مذکورہ روایت میں یہ الفاظ سماک بن حرب (ضعیف) کی وجہ سے زائد ہوئے ہیں جو کہ صحیح روایات کے مقابلے میں حجت نہیں۔

[۵]:عن طاوس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یضع یدہ الیمنی علی یدہ الیسری ثم یشد بہما علی صدرہ وھو فی الصلاۃ.

Scanned with CamScanner

(صلاۃ الرسول از صادق سیالکوٹی. ص188، رسول اکرم کی نماز از اسماعیل سلفی.ص67بحوالہ مراسیل ابی داؤد)

جواب نمبر1:

اس کی سند میں ایک راوی ''سلیمان بن موسیٰ'' ہے۔ اس پر بہت سے ائمہ نے زبردست جرح کی ہے۔

1:امام بخاری:عندہ مناکیر• (الضعفاء الصغیر للبخاری ص55،56)

2:امام نسائی:لیس بالقوی فی الحدیث (الضعفاء والمتروکین للنسائی ص186)

3:امام عقیلی: ذکرہ فی الضعفاء• (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج2ص140)

4: امام ابو حاتم الرازی: فی حدیثہ بعض الاضطراب• (الجرح و التعدیل: ج4 ص135 رقم 5734)

5:امام ذہبی: ذکرہ فی الضعفاء• (المغنی فی الضعفاء ج1 ص445)

6: حافظ ابن حجر: في حديثه بعض لريان وخولط قبل موته بقليل (تقریب: ص289 رقم 2616)

7: امام علی بن المدینی: سلیمان بن موسی مطعون علیہ (الضعفاء الکبیر للعقیلی ج2ص140)

لہذا یہ روایت ضعیف ہے۔

جواب نمبر2: (الزامی) یہ روایت مرسل ہے اور مرسل غیرمقلدین کے ہاں ضعیف ہوتی ہے۔ لہذا اس کو پیش کرنا خود غیرمقلدین کے اصول پر بھی درست نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زبیر علی زئی غیر مقلد نے اس روایت کے متعلق لکھا ہے: ''ہمارے نزدیک یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔'' (نماز میں ہاتھ باندھنے کا حکم اور مقام: ص24 از علی زئی)

Scanned with CamScanner